انا خاتم النبیین لا نبی بعدی

میں آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں

تردید معیار نبوت قادیانی

جناب بابو پیر بخش رحؒ

تردید معیار صداقت قادیانی

ماہواری رسالہ تشحیذ الاذہان قادیان اکتوبر ۱۹۲۱ء میں اکمل قادیانی نے مرزا قادیانی کی جھوٹی نبوت پر قرآن مجید سے تحریف کر کے استدلال قائم کیے۔ محترم بابو پیر بخش مرحوم نے ان کا جواب تحریر کیا۔ جو پیش خدمت ہے۔ (مرتب)

برادران اسلام! مرزائیوں نے آج کل بہت شور برپا کر رکھا ہے کہ مرزا قادیانی کو نبوت و رسالت کے معیار پر پرکھو اگر منہاج نبوت و معیار رسالت پر کھڑے ثابت ہوں تو مانو۔

پہلا معیار:...... **فقد لبثت فیکم عمر من قبله افلا تعقلون.** (یونس ۱۶)

دوسرا معیار:...... **لو تقول علینا بعض الا قاویل لاخذنا منه بالیمن ثم لَقَطَعْنَا منه الوتین فما منکم من احد عنه حاجزین.** (الحاقۃ ۴۴ تا ۴۷)

حالانکہ یہ معیار صداقت بالکل خلاف شریعت اسلام اور من گھڑت ہیں۔ جن کے تسلیم کرنے کے واسطے کوئی مسلمان مامور نہیں جب قرآن شریف کی آیات میں صاف صاف بیان ہو چکا کہ اب دین کامل ہے اور محمد رسول اللہ ﷺ خاتم النبیین ہیں تو پھر بعد میں حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے جو مدعی ہوگا وہ جھوٹا ہوگا۔ پس جب سچا نبی کوئی ہونا ہی نہیں پھر معیار کیسی اور مدعی کے دعویٰ کی شنوائی کیسی اور اس کی معجزہ نمائی کیسی؟ سب کے سب بنائے فاسد علی الفاسد ہوگی۔

خشت اول چوں نہد معمار کج
تاثر یا مے رود دیوار کج

امت محمدی میں سے کوئی شخص خواہ کیسا ہی اپنے آپ کو خدا کا مقبول بتائے ہوا

پر اڑے پانی پر چلے ہزار معجزات دکھائے لاکھ فنا فی اللہ فنا فی الرسول ہونے کا جال پھیلا دے جب مدعی نبوت ہوا فوراً اسلام سے خارج ہوا جس کی نظیر رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں قائم ہوئی اور حضور ﷺ نے اس کا خود فیصلہ فرمایا کہ مدعی نبوت کو کافر فرمایا نہ صرف زبان مبارک سے ہی کافر فرمایا بلکہ مدعیان نبوت و شرکاء رسالت پر قتال کا حکم صادر فرمایا اور صحابہ کرامؓ نے اس پر عمل فرما کر ان کاذب مدعیان نبوت کو بمعہ ان کے مریدوں کے نابود فرمایا۔ یہ مسیلمہ کذاب و اسود عنسی تھے جو کہ پہلے امت محمدی میں تھے اور جب مدعی وحی و رسالت خود ہوئے تو اسلام سے خارج ہوئے اور تیرہ سو برس تک اسی سنت نبوی اور تعامل صحابہ کرامؓ پر عمل چلا آ رہا ہے کہ جس وقت کسی کاذب مدعی نبوت نے سر اٹھایا۔ اسی وقت خلیفہ اسلام نے لشکر کشی کر کے اس کو نابود کیا۔ اس دراز عرصہ تیرہ سو برس میں کسی مسلمان نے صحابہ کرامؓ سے لے کر آج تک کوئی معیار نبوت نہیں بنائی۔ بلکہ اجماع امت اسی پر چلا آیا ہے کہ مدعی نبوت بعد حضرت خاتم النبیین ﷺ کے کافر اس کا ماننے والا بھی کافر ہے بلکہ جو مسلمان مدعی نبوت سے معجزہ طلب کرے وہ بھی کافر ہو جاتا ہے۔ ذیل میں امام ابو حنیفہؒ کا فتویٰ لکھا جاتا ہے۔ **و تنبا فی زمنه رجل قال امهلونی حتی اتی بعلامة ''فقال من طلب منه علامته کفر ولا نه بطلله ذلک مکذب بقول النبی ﷺ لا نبی بعدی** (الخیرات الحسان ص ۱۱۹ فصل ۲۳، ۲۲) یعنی امام صاحب کے زمانہ میں ایک شخص نے دعویٰ نبوت کیا اور کہا کہ مجھے مہلت دو کہ میں نشان لاؤں۔ آپ نے فرمایا جو شخص اس سے نشانی طلب کرے گا۔ کافر ہو جائے گا کیونکہ نشانی مانگنا حضور اقدس ﷺ کے ارشاد **لانبی بعدی** کی تکذیب ہے۔

اس فتویٰ اسلام سے جو کہ اجماعی ہے کوئی ایک شخص بھی صحابہ کرامؓ سے لے کر تابعینؒ اور تبع تابعینؒ تک برخلاف نہیں تو پھر مرزائی علماء کس دلیل شرعی سے یہ معیار صداقت مقرر کرتے ہیں کسی قرآن کی آیت میں ہے تو بتا دیں؟ یا کسی حدیث نبوی میں مذکور ہے کہ میری امت سے اگر کوئی شخص مدعی نبوت ہو تو اسکو اس معیار سے پرکھو تو آج ہم بھی مرزائی صاحبان کی اس معیار کی طرف توجہ کر سکتے ہیں اور اگر مدعی نبوت کسی صورت میں بعد خاتم النبیین ﷺ سچا ہو ہی نہیں سکتا تو پھر ایسے ایسے معیار قابل التفات نہیں اور نہ کوئی مسلمان مامور ہے کہ ان کی طرف توجہ کرے پس مرزائی صاحبان کسی نص شرعی سے کسی نبی کا بعد خاتم النبیین ﷺ کے پیدا ہونا ممکن ثابت کریں اور پھر معیار قرآن و حدیث سے تمسک کر کے لکھیں کہ مدعی نبوت کے پرکھنے کے واسطے یہ شرعی

معیار ہے۔

اب ہم ذیل میں دونوں معیار کا جو مرزائیوں نے مقرر کیے ہیں جواب دیتے ہیں تا کہ مسلمان یہ نہ سمجھیں کہ ان کا کچھ جواب نہیں۔

اوّل معیار: فقد لبثت فیکم عمرا من قبلہ یعنی اس سے پہلے میں تم میں ایک عمر رہ چکا ہوں۔ الخ۔ اس آیت سے مرزائی صاحبان نے یہ عام قاعدہ بنا لیا ہے کہ جس کی پہلی عمر دروغ اور عیوب سے پاک ہو وہ اگر مدعی وحی و الہام ہو تو اس معیار سے سچا ہو کر نبی و رسول مانا جا سکتا ہے۔

جواب: کہ یہ خاصہ رسول اللہ ﷺ ہے اور خاصہ رسول اللہ ﷺ کو کوئی شخص کلیہ قاعدہ نہیں بنا سکتا۔ اس طرح تو ہر ایک زمانہ میں لاکھوں کروڑوں امت محمدی میں راست باز گزرے ہیں کہ جن کے اتقاء اور پرہیزگاری اور نفس کشی اور مجاہدہ کے مقابل مرزا قادیانی کی پہلی عمر کچھ وقعت نہیں رکھتی۔ کوئی مرزائی بتا سکتا ہے کہ مرزا قادیانی نے بابا فرید شکر گنجؒ جیسے چلے کاٹے۔ نفس کشی کی؟ حضرت جنید بغدادیؒ جیسے مجاہدے کیے دین کی اشاعت کے واسطے صحابہ کرامؓ تابعین تبع تابعینؒ کی طرح ایثار نفس کر کے جہاد نفسی کیا؟ سفر کی سختیاں برداشت کر کے حج بیت اللہ کو گئے؟ کسی بزرگ سلسلہ کی خدمت میں ابتداء عمر میں رہے؟ اور ''ہر کہ خدمت کرد او مخدوم شد'' کا سرٹیفکیٹ حاصل کیا؟ ہرگز نہیں تو پھر بار بار کیوں پوچھا جاتا ہے کہ مرزا قادیانی کی پہلی عمر کے عیب بتاؤ؟ ہم حیران ہیں کہ کسی کو کیا مصیبت پڑی تھی کہ مرزا قادیانی کے بچپن کے زمانہ میں ایک خفیہ پولیس کا انسپکٹر لگا دیتا؟ کہ مرزا قادیانی کی حرکات وسکنات اور چال چلن لکھتا جاتا۔ ہم یہ تحقیق بھی کر سکتے ہیں اور ساکنان قادیان سے اور بٹالہ سے جہاں مرزا قادیانی تعلیم پاتے رہے ہیں۔ دریافت کر سکتے ہیں مگر قادیانی خلافت ہمیں اجازت دے کہ مرزا قادیانی کے حالات ابتدائی اگر معلوم کر کے لکھے جائیں گے تو پھر وہ ناراض نہ ہوں گے اور ازالہ حیثیت عرفی اور دل آزاری کا دعویٰ لے کر عدالت کی طرف نہ دوڑیں گے۔ ہم نے قادیان کے آریہ باشندوں سے حالات دریافت کرنے ہیں۔ میاں محمود قادیانی اجازت دیں کہ بیشک جو کچھ حالات قادیان سے انجمن تائید الاسلام لاہور کو معلوم ہوئے ہیں وہ شائع کر دے۔ میاں محمود قادیانی کو کوئی اعتراض نہیں ہو گا تو ہم مرزا قادیانی کی پہلی عمر کے حالات بھی شائع کر دیں گے مگر بقول شخصے ''تو بروں در چہ کردی کہ درون خانہ آئی۔'' جب دعویٰ کے بعد مرزا قادیانی راستباز ثابت نہیں ہوتے اور ایسا جھوٹ تراشتے ہیں کہ کوئی معمولی چال

چلن کا آدی بھی نہیں بول سکتا۔ دھوکہ بازی کے رسالے شائع ہوئے تو پھر کیا ضرورت ہے کہ پہلی زندگی کے حالات تلاش کیے جائیں؟ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ اوّل درجہ کے راستباز تمام عمر میں تھے اس واسطے اللہ تعالیٰ نے ان کی اوّل عمر کی راستبازی بطور دلیل پیش کی ہے کہ میں دعویٰ نبوت کے بعد ہی راستباز نہیں بلکہ پہلے بھی تم میں رہا ہوں میں نے کبھی وحی کا دعویٰ نہیں کیا تھا۔ لہٰذا اب میرا وحی کا دعویٰ سچا ہے کیونکہ میں پہلے بھی سچا تھا اور اب بھی سچا ہوں۔ مرزا قادیانی کا حال اس کے برخلاف ہے۔ کیونکہ دعویٰ نبوت و رسالت ومسیحیت کے بعد بھی وہ راستباز نہیں اور دروغ بیانی کے منار کے اعلیٰ درجہ پر گامزن ہیں تو پھر ان کی پہلی عمر کی راستبازی اگر ہو بھی تو ردی ہو جائیں گی کیونکہ یہ مشاہدہ ہے کہ اکثر انسان پہلی عمر میں سچ بولا کرتے ہیں کیونکہ دنیاوی معاملات کی الجھن میں نہیں پھنسے ہوتے اور بعد میں جب ان کو غرض اور مطلب دستگیر ہوتی ہے تو دھوکہ دہی اور جھوٹ بول کر اپنا مطلب نکالتے ہیں۔ یہی حال مرزا قادیانی کا ہے کہ اپنا مطلب منوانے کے واسطے ہزاروں جگہ جھوٹ لکھ جاتے ہیں ذیل میں ان کے چند جھوٹ لکھے جاتے ہیں تاکہ ثابت ہو کہ ان کی پہلی عمر کی راستبازی کسی کام کی نہیں جبکہ بعد میں جھوٹ بولتے ہیں۔

اوّل جھوٹ: مرزا قادیانی کہتے ہیں کہ ''اگر ان پیشینگوئیوں کے پورا ہونے کے تمام گواہ اکٹھے کیے جائیں تو میں خیال کرتا ہوں کہ وہ ۶۰ لاکھ سے بھی زیادہ ہوں گے۔'' (اعجاز احمدی ص ۱ خزائن ج ۱۹ ص ۱۰۷) حالانکہ کوئی پیشینگوئی پوری نہیں ہوئی بلکہ جن جن پیشینگوئیوں کو مرزا قادیانی نے اپنی صداقت کا معیار قرار دیا وہ بھی جھوٹی نکلیں۔ عبداللہ آتھم کی موت کی پیشینگوئی، منکوحہ آسمانی کی پیشینگوئی' عبدالحکیم خاں ڈاکٹر کی پیشینگوئی' قادیان کا طاعون سے محفوظ رہنے کی پیشینگوئی' مولوی ثناء اللہ صاحب کی موت کی پیشینگوئی' امیر شاہ کے گھر لڑکا پیدا ہونے کی پیشینگوئی' زلزلہ عظیم کی پیشینگوئی جس کے واسطے مرزا قادیانی اور حکیم نور الدین قادیانی نے باہر میدان میں خیمے لگا لیے اور کوئی زلزلہ نہ آیا وغیرہ وغیرہ یہ سب جھوٹی نکلیں مگر مرزا قادیانی کی راستبازی یہ ہے کہ کہتے ہیں کہ پیشینگوئیاں پوری ہوئیں اور ساٹھ لاکھ گواہ کی گپ قابل داد ہے کیونکہ مرزا قادیانی خود لکھتے ہیں کہ ''ستر ہزار میرا مرید ہے۔'' (نزول المسیح ص ۱۲۰ خزائن ج ۱۸ ص ۴۹۸) اب ظاہر ہے کہ جو مرید ہے وہی گواہ ہے جب ساٹھ لاکھ مرید نہیں تو ثابت ہوا کہ ساٹھ لاکھ گواہ بھی اعجازی جھوٹ ہے۔

دوسرا جھوٹ: مرزا قادیانی لکھتے ہیں ''مثلاً صحیح بخاری کی وہ حدیثیں جن میں آخری زمانہ میں بعض خلیفوں کی نسبت خبر دی گئی ہے...... کہ آسمان سے آواز آئے گی کہ ہذا خلیفۃ اللہ المہدی' اب سوچو کہ یہ حدیث کس پایہ اور مرتبہ کی ہے جو ایسی کتاب میں درج ہے۔ جو اصح الکتب بعد کتاب اللہ ہے۔'' (شہادۃ القرآن ص ۴۱ خزائن ج ۶ ص ۳۳۷)

مرزا قادیانی کا جھوٹ یہ ہے ہذا خلیفۃ اللہ المہدی بخاری کی حدیث ہے مرزائی علماء یا تو یہ حدیث بخاری میں دکھا دیں یا مرزا قادیانی کا جھوٹا ہونا تسلیم کریں چونکہ یہ حدیث بخاری میں ہرگز نہیں اور مرزا قادیانی نے محض عوام کو دھوکہ دینے کے واسطے لکھ دیا کہ اصح الکتب بخاری کی یہ حدیث ہے۔ یہ دیانت کے برخلاف ہے کہ ایک شخص نبوت کا مدعی ہو اور ایسا صریح جھوٹ بولے۔

تیسرا جھوٹ: مرزا قادیانی لکھتے ہیں کہ ''مولوی غلام دستگیر صاحب قصوری نے اپنی کتاب ''میں اور مولوی اسمٰعیل صاحب علی گڑھ والے نے'' میری نسبت قطعی حکم لگایا کہ اگر وہ کاذب ہے تو ہم سے پہلے مرے گا۔'' الخ۔ (اربعین نمبر ۳ ص ۹ خزائن ج ۱۷ ص ۳۹۴)

یہ بھی محض جھوٹ ہے مولوی غلام دستگیر صاحب و مولوی اسمٰعیل صاحب کی تصنیفات میں یہ بات ہرگز نہیں لکھیں۔

چوتھا جھوٹ: مرزا قادیانی لکھتے ہیں کہ ''یہ غیر معقول ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی ایسا نبی آنے والا ہے کہ لوگ نماز کے لیے مساجد کی طرف دوڑیں گے تو وہ کلیسا کی طرف بھاگے گا اور جب لوگ قرآن شریف پڑھیں گے تو وہ انجیل کھول بیٹھے گا اور جب عبادت کے وقت بیت اللہ کی طرف منہ کریں گے تو وہ بیت المقدس کی طرف متوجہ ہو گا اور شراب پئے گا اور سور کا گوشت کھائے گا اور اسلام کے حلال و حرام کی کچھ پرواہ نہ کرے گا۔'' (حقیقۃ الوحی ص ۲۹ خزائن ج ۲۲ ص ۳۱) یہ کس قدر ناپاک جھوٹ ہے جو مرزا قادیانی نے بولا ہے کہ مسیح شراب پئے گا اور سور کا گوشت کھائے گا اور اسلام کے حلال و حرام کی پرواہ نہ کرے گا۔ کوئی مرزائی بتا سکتا ہے کہ مرزا قادیانی نے کس کتاب سے یہ لکھا ہے؟ مسلمان تو صحابہ کرامؓ سے لے کر تابعین و تبع تابعینؒ تک پکار پکار کر کہہ رہے ہیں کہ حضرت عیسیٰؑ بعد نزول شریعت محمدی ﷺ پر عمل کریں گے۔ صلیب کو توڑیں گے اور سور کو ہلاک کریں گے یعنی اس کا کھانا موقوف فرمائیں گے اور یہ اجماع امت بخاری کی اس حدیث پر ہوا ہے **والذی نفسی بیدہ لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم حکماً عدلاً فیکسر الصلیب و یقتل الخنزیر و یضع الجزیۃ** (بخاری ج ۱ ص ۴۹۰)

یعنی قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ قدرت میں میری جان ہے قریب ہے کہ نازل ہوں گے تم میں بیٹے مریم کے حاکم' عادل' پھر توڑیں گے صلیب کو اور قتل کریں گے سور کو اور موقوف کر دیں گے جزیہ اہل ذمہ سے...... ناظرین غور فرمائیں رسول اللہ ﷺ اور کل امت محمدی ﷺ تو یہ کہہ رہی ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام بعد نزول کسر صلیب کریں گے اور خنزیر کو ہلاک کریں گے اور اسلام کو کل دینوں پر غالب کریں گے۔ مگر مرزا قادیانی اس قدر جھوٹے ہیں کہ بالکل جھوٹ لکھ دیا کہ مسیح شراب پیئے گا اور سور کا گوشت کھائے گا اور اسلام کی حلال و حرام کی پرواہ نہ کرے گا...... جو شخص بعد دعویٰ نبوت اس قدر جھوٹا ہے اس کے پہلی عمر کے دیکھنے کی کیا ضرورت ہے؟ **فقد لبثت فیکم عمراً** سے یہ مطلب نہیں ہے کہ فقط حضور ﷺ کی پہلی عمر گناہ سے پاک تھی کیونکہ یہ خصوصیت ایسی نہیں کہ نبوت و رسالت کا خاصہ ہو سکے کیونکہ یہ مشاہدہ ہے کہ کروڑہا بندگان خدا ہر ایک زمانہ میں ہوتے آئے ہیں کہ ان کی زندگی گناہ سے پاک رہی ہے مگر وہ نبی نہ تھے جو خصوصیت نبی کریم ﷺ کی **فقد لبثت فیکم عمراً** کی ہے وہ یہ ہے کہ آپ ﷺ چالیس برس تک کفار عرب میں رہے اور تمام کفار عرب کو علم تھا کہ حضور ﷺ کسی استاد سے پڑھے ہوئے نہیں اور لکھ پڑھ نہ سکتے تھے چالیس برس کے بعد یک لخت ایسی تعلیم پیش کرنا جس کی نظیر دنیا بھر کی کسی کتاب میں ایسی اکمل و اتم طور پر نہ تھی اور بغیر کسی ظاہری اسباب کے کل علوم پر حاوی ہو جانا اور ایسی سیاسی و تمدنی و معاشی و معادی علوم کا بغیر ظاہری تعلیم کے حاصل کر لینا یہ ایک کھلا معجزہ تھا کہ جس کی نظیر کفار عرب لانے کے واسطے عاجز تھے اور تمام دنیا تیرہ سو برس سے عاجز ہے۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ نے بطور دلیل یہ امر پیش کیا ہے کہ اے محمد ﷺ تم ان کفار عرب کو کہہ دو کہ میں چالیس برس تک تم میں رہا ہوں تم غور نہیں کرتے کہ میں نے نہ کسی یونیورسٹی سے تعلیم حاصل کی اور نہ کسی معلم سے علوم حاصل کیے اور پھر ایسی کتاب بذریعہ وحی پیش کرتا ہوں جس کے اندر پہلے آسمانی کتابوں کے مضامین ہیں اور گذشتہ زمانوں کے حالات اور قصے اور احکام شرائع سابقہ و آداب مکارم الاخلاق و فصاحت و بلاغت جس نے فصحاء و بلغاء عرب کو للکار کر مثل لانے کو کہا اور عاجز کر دیا ایسی کتاب بغیر تائید خدا تعالیٰ اور وحی الٰہی کے کس طرح ہو سکتی ہے **افلا تعقلون** کیا تم عقل نہیں کرتے کہ ایسی وحی کا پہلے کسی نے اظہار کیا ہے۔ اگر میرے اپنے نفس اور علم اور فہم سے یہ باتیں ہوتیں تو اس چالیس سال کے عرصہ میں پہلے میں کیوں نہ ظاہر کرتا؟ اور تم لوگ عقل کرو کہ اگر یہ کسی انسان کا منصوبہ ہوتا تو تم لوگ

ضرور اس سے واقف ہوتے کیونکہ میں تم میں ہی رہتا ہوں۔ اگر میں نے کسی معلم سے تعلیم پائی ہے تو تم کو اس کا علم ہوتا۔ جس کو اب تم ظاہر کرتے مگر چونکہ تم کوئی ثبوت پیش نہیں کر سکتے کہ میں نے فلاں وقت فلاں استاد سے یا فلاں دارالعلوم سے سیاسی و تمدنی اخلاقی و مذہبی تعلیم پائی ہے اور فلاں یہود و نصاریٰ وغیرہ سے آسمانی کتابوں کو پڑھا ہے جس کے مضامین قرآن میں درج ہیں۔ اس لیے ثابت ہوا کہ میں جو کچھ کہتا ہوں وحی الٰہی سے کہتا ہوں اور یہ انسانی طاقتوں سے بالاتر ہے کہ ایک امی شخص وہ وہ علوم اور نکات حل کرے جن کے حل کرنے کے واسطے بڑے بڑے حکماء و فلاسفر عاجز تھے۔ کیا یہ دلیل کامل نہیں ہے کہ میں جو کچھ کہتا ہوں خدا کی طرف سے کہتا ہوں کیونکہ یہ ناممکن ہے کہ ایک شخص تمام عمر تو ان پڑھ ہو اور یکدم دعویٰ وحی و نبوت کر کے کاشف علوم ظاہری و باطنی ہو جائے اور ہر ایک عالم و فاضل کو ایسا جواب دے جو اس کی کتاب میں مذکور ہو بلکہ ان کے اختلافی مسائل کا بھی فیصلہ کر دے۔ مولانا حالیؒ فرماتے ہیں۔

اتر کر حرا سے سوئے قوم آیا
اور اک نسخہ کیمیا ساتھ لایا
مس خام کو جس سے کندن بنایا
کھرا اور کھوٹا الگ کر دکھایا

اب جو کہا جاتا ہے کہ مرزا قادیانی کو اسی معیار پر دیکھو تو یہ بالکل غلط اور قیاس مع الفارق ہے جو کہ اہل علم کے نزدیک باطل ہے۔ کیونکہ مرزا قادیانی کے حالات بعد دعویٰ و قبل از دعویٰ بالکل مخالف ہیں حضرت خلاصہ موجودات محمد ﷺ کے دیکھو ذیل کے دلائل۔

(۱)..... حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے سر مبارک سے بحالت طفولیت ماں اور باپ کا سایہ اٹھایا گیا تھا تا کہ کوئی مخالف یہ نہ کہے کہ آنحضرت ﷺ کی تربیت و تعلیم و تہذیب اخلاق زیر نگرانی والدین بوجہ احسن ہوئی ہے۔ اس کے برخلاف مرزا قادیانی نے ماں باپ کے سایہ کے تلے تربیت و تعلیم حاصل کی اور ایک رئیس کے گھر پیدا ہوئے جس نے ان کی تادیب و تعلیم کا انتظار کیا پس فقد لبثت فیکم عمراً مرزا قادیانی پر صادق مثال نہیں آتی۔

(۲)..... حضرت محمد رسول اللہ ﷺ پہلی عمر میں راستباز اور امین مشہور تھے مرزا قادیانی کو دعویٰ سے پہلے کوئی راستباز اور امین نہیں جانتا تھا۔

(۳)..... حضرت محمد رسول اللہ ﷺ ابتدائی عمر میں گلہ بانی فرماتے رہے جو کہ ایک شگون و فال تھی اس بات کی کہ آپ ﷺ آئندہ کسی عمر میں قیادت و سیادت فرمانے والے

ہیں۔ مرزا قادیانی نے ابتدائی عمر میں گلہ بانی نہیں کی بلکہ ظاہری علوم عربی و فارسی کی تعلیم پاتے رہے۔

(۴)...... آنحضرت ﷺ بالکل امی تھے لکھ پڑھ نہ جانتے تھے اور شاعری کو ناجائز سمجھتے تھے۔ اس کے مقابل مرزا قادیانی شاعر تھے اور شاعر بھی ایسے کہ کوئی عالی مضمون ان کو نہ سوجھتا تھا تمام عمر استعارہ ومجاز و بروز میں کھو دی آخر خودستائی میں ایسے غرق ہوئے کہ نبی بنے اور اپنی شان حضرت محمد رسول اللہ ﷺ سے بھی زیادہ بتانے لگے دیکھو کیا کہتے ہیں۔

له خسف القمر المیزوان لی

خسا القمران المشرقان اتنکر

یعنی اس کے لیے (محمد مصطفےٰ ﷺ کے لیے) چاند کا خسوف ظاہر ہوا اور میرے لیے (یعنی مرزا کے لیے) چاند سورج دونوں کا کیا تو انکار کرے گا۔ (اعجاز احمدی ص ۷۱ خزائن ج ۱۹ ص ۱۸۳) پھر لکھتے ہیں ''جو میرے لیے نشان ظاہر ہوئے وہ تین لاکھ سے زیادہ ہیں۔ (اخبار بدر ۱۹ جولائی ۱۹۰۶ء) حالانکہ تحفہ گولڑویہ میں لکھتے ہیں ''تین ہزار معجزات ہمارے نبی ﷺ سے ظہور میں آئے۔'' (تحفہ گولڑویہ ص ۴۰ خزائن ج ۱۷ ص ۱۵۳) اب مسلمان خود فیصلہ کر لیں کہ مرزا قادیانی کی فضیلت نبی کریم ﷺ پر کس قدر ہے؟ یعنی جو فرق لاکھ اور ہزار میں ہے وہی فرق مرزا قادیانی اور نبی کریم ﷺ میں ہے۔ پھر افسوس اس رعونت پر یہ بھی دعویٰ ہے۔

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفےٰ مارا امام و مقتدا

(سراج منیر ص ۹۳ خزائن ج ۱۲ ص ۹۵)

کیا پیشوا کی یہی عزت ہے جو مرزا قادیانی کرتے ہیں؟ کہ اپنے معجزے تین لاکھ اور پیشواء کے معجزے تین ہزار؟

(۵)......حضرت نبی کریم ﷺ فقر و فاقہ میں عمر گزارتے تھے مرزا قادیانی کی عیش و آرام کی زندگی بسر کرنا اظہر من الشمس ہے۔

(۶)...... نبی کریم ﷺ نے کبھی جعلی و فرضی کارروائی نہ کی تھی اس کے مقابل مرزا قادیانی نے جائز وارثوں کو محروم کرنے کے واسطے اپنی زمین و باغ اپنی زوجہ نصرت جہاں بیگم کے نام گروی کر دی اور اکتیس سال کے گزرنے کے بعد بیع بالوفا کر دی اور لکھ دیا کہ عرصہ تیس سال تک فک الرہن زمین مرہونہ نہیں کراؤں گا۔ بعد تیس سال کے ایک سال میں

جب چاہوں زر رہن دوں تب فک الرہن کرا لوں ورنہ بعد انقضائے میعاد بالا یعنی اکتیس سال کے تیتسویں سال میں مرہونہ بالا انہیں روپیوں پر بیع بالوفا ہو جائے گی اور مجھے دعویٰ ملکیت نہیں رہے گا قبضہ اس کا آج سے کرا دیا ہے۔

(دیکھو رہن نامہ منجانب مرزا قادیانی مرقومہ ۲۵ جون ۱۸۹۸ء کلمہ فضل رحمانی ص ۱۳۳)

اب سوال یہ ہے کہ مرزا قادیانی نے واقعی روپیہ لے کر رہن نامہ لکھایا فرضی کارروائی کی؟ منشی احمد بخش سب رجسٹرار جس نے رہن نامہ رجسٹری کیا ہے۔ بطور شہادت لکھتا ہے کہ ''پانچ ہزار روپے میں سے ایک ہزار کا کرنسی نوٹ اور باقی زیورات میرے سامنے مرزا قادیانی کو دیئے گئے۔'' دیکھو اشٹام بک مورخہ ۲۵ جون ۱۸۹۸ء دستاویز نمبر ۱۲۷۸ (کلمہ فضل ص ۱۳۴۔۱۳۳) جس سے روز روشن کی طرح ثابت ہے کہ یہ رہن نامہ نام نہاد بناوٹی تھا کیونکہ طلائی زیورات مرزا قادیانی کے اپنے تھے اور بعد رجسٹری پھر زیورات مرتھنہ کو واپس دیئے گئے کیونکہ کسی قادیانی اخبار سے ثابت نہیں کہ وہ زیور کس جگہ فروخت ہوئے اور روپیہ کہاں خرچ ہوا؟ دوم...... یہ بھی ثابت ہوا کہ مرزائیوں کی ام المومنین گروی زمین رکھ کر اس کا منافع لیتی ہے جو کہ شریعت کی رو سے جائز نہیں۔ سوم...... مرزا قادیانی کا اتقا کا بھی معلوم ہوا کہ اس منافع یعنی سود کو زوجہ کے واسطے جائز رکھا۔ چہارم...... یہ بھی معلوم ہوا کہ مرزا قادیانی پر ان کی اپنی زوجہ کا اعتبار نہ تھا کہ زیور جو حقیقت میں مرزا قادیانی کا مال تھا قرض دے کر تحریری گرو، نامہ کرا لیا تا کہ منکر نہ ہو جائیں اور زیورات کا روپیہ خورد برد نہ ہو جائے اور رہن نامہ بھی رجسٹری کرایا کہ مرزا قادیانی تحریری دستاویز سے انکار نہ کریں۔ افسوس اسی اعتبار پر بار بار کہا جاتا ہے کہ **فقد لبثت فیکم عمراً** کا معیار مقرر کرو۔ جس شخص کی بیوی جو کہ ہر حال میں محرم راز ہے اس پر اعتبار نہیں کرتی اور رجسٹری کرا لیتی ہے پھر دوسرے کس طرح اعتبار کریں؟ آؤ اسی ایک بات کو معیار صداقت بناؤ کہ نبی کریم ﷺ کی بیوی اس قدر آنحضرت ﷺ پر اعتبار کرتی ہے کہ کل مال و متاع حوالے کرتی ہے اور صرف دیانت اور راست بازی پر اعتبار کرتی ہے کوئی تحریر نہیں لیتی۔ اور اس کے مقابل مرزا قادیانی کی بیوی ہے کہ بغیر زمین و باغ گروی کے قرض حسنہ نہیں دیتی اور گروی نامہ بھی رجسٹری کرا لیتی ہے کہ دستاویز سے مرزا قادیانی انکار نہ کریں اب بھی ضرورت ہے کہ مرزا قادیانی کی پہلی عمر پر نظر کریں؟ جبکہ بعد کی عمر میں جبکہ نبوت و رسالت کا دعویٰ ہے بیوی اعتبار نہیں کرتی۔ یہی فرق ہے سچے اور جھوٹے نبی میں۔ کوئی قلب سلیم رکھتا ہے تو سوچے اور کوئی سعید روح

ہے تو سچ اور جھوٹ میں فرق کرے؟ کہ مرزا قادیانی نے جو ۳۰ سال کی شرط لکھ دی کہ اکتیس سال کی میعاد میں فک الرہن نہ کروں گا کیا نیت تھی؟ اور لاکھوں روپے کی آمدنی کہاں گئی؟

(۷)...... نبی کریم ﷺ اپنے دعویٰ نبوت میں دلیر اور بہادر تھے ہر ایک مجلس میں فرماتے کہ میں اللہ کا رسول ہوں، اس کے مقابل مرزا قادیانی ہیں کہ دعوے سے ہی انکار ہے۔ ذیل کی عبارات ملاحظہ ہوں۔

(اوّل)...... ''ہمارے نبی ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں جبکہ ان کی وفات کے بعد وحی منقطع ہوگئی اور اللہ تعالیٰ نے نبیوں کا خاتمہ کر دیا۔'' (حمامۃ البشریٰ ص ۲۰ خزائن ج ۷ ص ۲۰۰)

(دوم)...... ''یہ مجھے کہاں حق پہنچتا ہے کہ میں نبوت کا دعویٰ کروں اور اسلام سے خارج ہو جاؤں اور قوم کافرین سے جا کر مل جاؤں اور یہ کیونکر ممکن ہے کہ میں مسلمان ہو کر نبوت کا دعویٰ کروں۔'' (حمامۃ البشریٰ ص ۹۷ خزائن ج ۷ ص ۲۹۷)

(سوم)...... ''سیّدنا و مولانا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ختم المرسلین کے بعد کسی دوسرے مدعی نبوت اور رسالت کو کاذب اور کافر جانتا ہوں۔'' (مجموعہ اشتہارات ج ۱ ص ۲۳۰)

(چہارم)...... ''میں جناب خاتم الانبیاء ﷺ کی ختم نبوت کا قائل ہوں اور جو شخص ختم نبوت کا منکر ہو اس کو بے دین اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں۔

(مجموعہ اشتہارات ج ۱ ص ۲۵۵)

(پنجم)...... ''میں نبوت کا مدعی نہیں بلکہ ایسے مدعی کو اسلام سے خارج سمجھتا ہوں۔''

(دیکھو آسمانی فیصلہ صفحہ ۳ خزائن ج ۴ ص ۳۱۳)

(نوٹ) قادیانی جماعت نے جو حقیقۃ النبوۃ کے صفحہ ۱۸۶-۱۸۷ پر جو لکھا ہے ''آنحضرت ﷺ کے بعد نبوت کا ختم ہونا جو عقیدہ رکھتا ہے وہ لعنتی اور مردود ہے۔'' مرزا قادیانی بھی ختم نبوت کا عقیدہ رکھتے تھے وہ کیا ہوئے؟ دوم مرزا قادیانی اس کو بے دین و کافر کہتے ہیں جو بعد حضرت خاتم النبیین ﷺ کے کسی نبی کا آنا جائز سمجھے۔ مرزا قادیانی اور قادیانی جماعت میں کون سچا ہے؟

(۸)...... نبی کریم ﷺ بڑے عادل تھے اپنی بیویوں میں انصاف کرتے تھے اور مساوات رکھتے تھے۔ اس کے مقابل مرزا قادیانی نے اپنی بیوی یعنی مرزا سلطان احمد صاحب کی والدہ کو معلق رکھا جو خلاف قرآن مجید ہے اور نان نفقہ تک بند کر دیا۔ ان کا قصور یہ بتایا جاتا ہے کہ منکوحہ آسمانی کے رشتہ دلوانے میں انھوں نے اپنے رشتہ داروں کو مجبور کیوں نہ

کیا؟ دوسرا انصاف مرزا قادیانی کا یہ ہے کہ اگر محمدی بیگم منکوحہ آسمانی کا رشتہ اس کا والد کسی اور جگہ کر دے گا تو مرزا قادیانی اپنے بیٹے سے اس کی بیوی عزت بی بی جو کہ منکوحہ آسمانی کے باپ کی رشتہ دار ہے طلاق دلا دیں گے۔ افسوس ؎

مجرموں کو چھوڑ کر بے جرم کو دینی سزا
مرزا قادیانی عدالت ہے بھلا کیا خاک کی

رشتہ نہ کرے محمدی بیگم کا باپ اور سزا دی جائے عزت بی بی کو۔ یہ ہے صفت عدالت جو مرزا قادیانی میں تھی؟

(۹)...... حضرت نبی کریم ﷺ بڑے بہادر تھے اور جہاد نفسی فی سبیل اللہ فرمایا کرتے تھے اس کے مقابل مرزا قادیانی اس صفت سے بالکل عاری تھے تلوار کا نام سن کر جان ہوا ہو جاتی تھی۔ قرآن کے منکر ہو کر جہاد ہی حرام کر دیا چہ خوش ؎

زاہد نہ داشت تاب وصال پری خاں
کنجے گرفت و ترس خدا را بہانہ ساخت

(۱۰)...... حضرت نبی کریم ﷺ ابتدائی عمر میں غار حرا میں اللہ تعالیٰ کی عبادت فرمایا کرتے تھے اور وہیں نعمت نبوت و رسالت سے سرفراز کیے گئے۔ مرزا قادیانی ابتدائے عمر میں تحصیل علوم دنیاوی کرتے رہے اور بعد میں ملازمت اختیار کر لی۔ کچھ حصہ عمر کا امتحان وکالت یعنی مختاری میں ضائع کیا۔ امتحان میں فیل ہوئے کچھ حصہ عمر کا کیمیا گری کے نسخوں کے حل کرنے میں بھی خرچ کیا۔ کچھ حصہ عمر کا سیّد ملک شاہ ساکن سیالکوٹ سے علم رمل و نجوم کے حاصل کرنے میں خرچ کیا۔ کچھ حصہ عمر کا ایک عرب صاحب سے دست غیب کے عمل کے عامل ہونے کے واسطے بھی خرچ کیا۔ (چودھویں صدی کا مسیح حصہ اول) اب کہا جاتا ہے کہ **فقد لبثت فیکم عمراً** کہ معیار بناؤ بسم اللہ بناؤ۔ مرزا قادیانی نے کون سے چلے کاٹے؟ کس کس پیر طریقت سے استفادہ کیا؟ کون سی نفس کشی کی؟ کس وقت بے تعلق ہو کر یاد خدا میں رہے؟ نوکری چھوڑتے ہی میدان مباحثہ میں آئے جہاں نمازیں بھی وقت پر اور باجماعت ادا نہ کر سکتے تھے۔ بمشکل تمام سجدہ کے واسطے وقت ملتا تھا۔ وآن ہم بصد پریشانی کیونکہ دل تو مضامین میں لگا ہوا تھا جس شخص نے تمام دنیا کو جواب دینا ہو اس کو جمعیت خاطر کہاں اور فنا فی اللہ کا مقام کب حاصل ہوتا ہے؟ مولانا روم فرماتے ہیں ؎

بر زباں تسبیح و در دل گاؤ خر
ایں چنیں کے دارد اثر

پس مرزا قادیانی کے واسطے فقد لبثت فیکم عمراً معیار نہیں ہو سکتی۔ یہ تو رسول اللہ ﷺ کا ہی خاصہ تھا جو ان کی ذات ستودہ صفات کے ساتھ خاص تھا جیسا کہ امی ہونا آپ ﷺ کی ذات کے ساتھ خاص تھا ورنہ ہر ایک اُمی یعنی اَن پڑھ نبی ہو سکتا ہے؟ دوم...... جس شخص کے والدین فوت ہو گئے ہوں وہ بھی کہہ سکتا ہے کہ میں نبی ہوں؟ معیار نبوت پر مجھ کو دیکھو؟ حضرت محمد ﷺ کے والدین فوت ہو گئے تھے اور میں بھی یتیم ہوں۔ سوم...... جس شخص کے گھر اولاد نرینہ زندہ نہ رہتی ہو وہ بھی کہہ سکتا ہے کہ میں نبی ہوں اور رسول ہوں؟ اور ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللّٰہ و خاتم النبیین کو معیار صداقت پیش کر سکتا ہے؟ کہ مجھ کو معیار نبوت و رسالت پر دیکھو جیسے محمد ﷺ کسی مرد کے باپ نہ تھے۔ میں بھی کسی مرد کا باپ نہیں ہوں مجھ کو نبی مان لو۔ کیا کوئی مسلمان ایسی معیار کو تسلیم کر سکتا ہے؟ ہرگز نہیں کیونکہ جو خاصہ رسول اللہ ﷺ ہے وہ عام قاعدہ نہیں ہو سکتا۔ پس اسی طرح فقد لبثت فیکم عمراً بھی خاصہ رسول اللہ ﷺ ہے یہ عام قاعدہ و معیار نبوت نہیں ہو سکتا۔

ایک ضروری سوال

جب فقد لبثت فیکم عمراً معیار نبوت عام ہے تو میاں عبداللطیف مرزائی ساکن گنا چور ضلع جالندھر نے جو دعویٰ نبوت کیا ہے اور صاف کہتا ہے کہ مجھ کو اسی قاعدہ سے پرکھو۔ جس سے مرزا قادیانی کو نبی مانتے ہو تو پھر قادیانی جماعت نے اس پر کفر کا فتویٰ کیوں دیا ہے؟ اس کو اسی معیار سے کیوں نہیں پرکھتے؟ دوسرا شخص میاں نبی بخش مرزائی ساکن معراجکے ضلع سیالکوٹ جو مدعی نبوت ہوا ہے اور اس کی پہلی زندگی کی پاکیزگی حکیم خدا بخش صاحب نے اپنی کتاب عسل مصفےٰ میں دو صفحوں میں درج کی ہے۔ اس کو کیوں سچا نبی نہیں مانا جاتا؟ سیّد محمد جونپوری، صالح بن طریف، محمد احمد سوڈانی جن کی ابتدائی حالتیں نہایت درجہ کی پاکیزگی اور دین داری میں گزریں اور بعد میں اسی نفس کشی کی حالت میں ان کو الہام ہوئے کہ تم مہدی ہو کیا وہ سچے تھے؟ کیونکہ فقد لبثت فیکم عمراً کی معیار بقول آپ کے عام ہے۔

اکمل قادیانی نے ایک سخت دھوکہ دیا ہے جس کا جواب دینا ضروری ہے آپ لکھتے ہیں کہ ”مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی اوّل المنکرین کا ریویو پڑھیے جو براہین احمدیہ پر اس نے لکھا اور وہ یہ ہے اس کا مؤلف یعنی مرزا قادیانی اسلام کا مالی جانی وقلمی ولسانی و حالی و قالی نصرت میں ایسا ثابت قدم نکلا جس کی نظیر پہلے زمانہ میں کم پائی گئی۔

خدا تعالیٰ نے یہ الفاظ لکھوا کر اس کے ہاتھ کٹوا لیے تا آنے والی نسلوں پر حجت ملزمہ قائم رہے۔'' الخ۔

الجواب: یہ ریویو مولوی محمد حسین صاحب مرحوم نے اس وقت لکھا تھا جبکہ مرزا قادیانی مسلمان تھے اور اپنے آپ کو مسیح موعود نبی نہ جانتے تھے صرف مناظر اسلام نامزد کرتے تھے اکمل قادیانی کا لفظ اوّل المنکرین ظاہر کر رہا ہے کہ یہ ریویو اس وقت کا لکھا ہوا ہے جب مولوی محمد حسین مرزا کا موافق تھا اور جس وقت براہین احمدیہ لکھی گئی اور براہین احمدیہ میں مرزا قادیانی کا اعتقاد یہ تھا کہ حضرت عیسیٰؑ اصالتاً آسمان سے اتریں گے جیسا کہ تمام مسلمانوں کا اعتقاد ہے۔ اصل عبارت مرزا قادیانی کی لکھی جاتی ہے تاکہ اکمل صاحب کی تسلی ہو ''**ھو الذی ارسل رسوله بالھدی و دین الحق لیظھره علی الدین کله** یہ آیت جسمانی اور سیاست ملکی کے طور پر حضرت مسیح علیہ السلام کے حق میں پیشینگوئی ہے اور جس غلبہ دین کاملہ اسلام کا وعدہ دیا گیا ہے۔ وہ غلبہ مسیح علیہ السلام کے ذریعہ سے ظہور میں آئے گا اور جب حضرت مسیحؑ دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے تو ان کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع آفاق و اقطار میں پھیل جائے گا۔'' (براہین احمدیہ ص ۴۹۸ خزائن ج ۱ ص ۵۹۳ حاشیہ)

اور اسی کتاب پر مولوی محمد حسین کا ریویو ہے جب مرزا قادیانی اسلامی عقائد پر بعد میں قائم نہ رہے اور خود نبوت و رسالت کے مدعی ہوئے تو جس طرح مرزا قادیانی کا ایمان بدل گیا۔ اسی طرح وہ ریویو بھی جو مرزا قادیانی کی دینداری کے وقت لکھا گیا تھا۔ بدل گیا اور اسی محمد حسین نے مرزا قادیانی کو دجال اور کافر کہا۔ اگر مولوی محمد حسین صاحب کا پہلا ریویو سند ہے تو مرزا قادیانی کی پہلی تجویز مندرجہ بالا بھی سند ہے اور خدا تعالیٰ نے مرزا قادیانی کے ہاتھ کٹوا لیے کہ مسیح زندہ ہے اور دوبارہ آئے گا۔ جب مرزا قادیانی، پہلے عقائد پر قائم نہ رہے اور **فقد لبثت فیکم عمراً** کے اہل نہ رہے یعنی اس کی پہلی زندگی قابل تحسین تھی اور بعد کی زندگی جس میں مختلف دعاوی تھے۔ قابل اعتبار نہیں۔ اب اکمل قادیانی غور فرمائیں کہ اگر پہلی زندگی طریق سند ہے تو مرزا قادیانی کے سارے دعوے باطل ہیں۔ کیونکہ اس وقت ان کے وہی عقائد تھے جو کہ تمام روئے زمین کے مسلمانوں کے ہیں یعنی حضرت مسیح علیہ السلام عبداللہ دوبارہ آئیں گے۔ جس سے مسیح علیہ السلام کی حیات بھی ثابت ہوئی کیونکہ دوبارہ آنا مستلزم حیات ہے۔ اگر پہلی زندگی قابل لحاظ نہیں تو پھر **فقد لبثت فیکم عمراً** بھی معیار نہیں ہوسکتی اور نہ مولوی محمد حسین صاحب کا ریویو قابل سند ہے۔ جس طرح مرزا قادیانی کا الہام میر عباس علی لدھیانوی کے حق میں قائم

نہ رہا۔ اسی طرح مولوی محمد حسین صاحب کا ریویو مرزا قادیانی کے حق میں قائم نہ رہا۔ میر عباس علی صاحب جب مرزا قادیانی کے مرید تھے تو ان کی نسبت مرزا قادیانی کو الہام ہوا۔''**اصلھا ثابت و فرعھا فی السما**'' مگر بیس برس کے بعد میر صاحب نے جب مرزا قادیانی کی بیعت توڑ دی اور سخت مخالف ہو گئے تو اعتراض ہوا کہ اس کی نسبت تو آپ کو الہام ہوا تھا کہ ''**اصلھاً ثابت و فرعھا فی السماء**''یعنی اصل اس کی ثابت ہے اور آسمان میں اس کی شاخ ہے یہ الہام جھوٹا ہوا۔ تو مرزا قادیانی نے اس کا جواب یہ دیا کہ خدا تعالیٰ موجودہ حالت کے مطابق خبر دیتا ہے کسی کے کافر ہونے کی حالت میں اسکا نام کافر ہی رکھتا ہے اور اس کے مومن ہونے کی حالت میں اس کا نام مومن اور مخلص اور ثابت قدم رکھتا ہے۔ (دیکھو مکتوبات احمدیہ جلد اوّل ص ۱۱۱) پس ہماری طرف سے مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے ریویو کا بھی یہی جواب ہے جو مرزا قادیانی نے دیا ہے کہ مرزا قادیانی کے مومن ہونے کی حالت میں ریویو لکھا گیا تھا۔ بعد میں جب مرزا قادیانی کافر ہوئے اور مدعی نبوت و رسالت مسیحیت و مہدویت ہوئے۔ تو پھر ان کی حالت کے موافق اسی مولوی محمد حسین نے ان کو دجال وکافر کہا اگر مولوی محمد حسین کا لکھنا قیامت تک سند ہے تو دونوں تحریریں سند ہیں پہلی تحریر کو پیش کرنا اور بعد کی تحریر کو چھپانا دیانت سے بعید ہے اور سخت دھوکہ ہے۔ میر عباس علی بھی پہلی عمر کے لحاظ سے حق پر ہے۔

دوسرا معیار صدق

اس آیت میں بیان ہوا ہے **ولو تقول علینا بعض الا قاویل لا خذنا منه بالیمین ثم لقطعنا منه الوتین فما منکم من احد عنهٗ حاجزین** (الحاقۃ ۴۴ تا ۴۷) اگر یہ ہم پر کچھ بات بھی افتراء کرتا تو ہم دائیں ہاتھ سے پکڑ لیتے اور اس کی رگ جان کاٹ دیتے اور تم میں سے کوئی بھی اسے بچانے والا نہ تھا یہ دلیل جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی صداقت کے ثبوت میں خدا تعالیٰ نے فرمائی ہے۔ پس ہو نہیں سکتا کہ کوئی شخص مدعی نبوت و ماموریت ہو کر اتنی مدت تک زندہ رہے جو نبی کریم ﷺ نے بعد دعویٰ نبوت بلکہ تا نزول آیت ہذا پائی جو لوگ بعض جھوٹے مدعیان کی مثالیں دیتے ہیں کہ وہ ۲۳ سال سے زائد دعویٰ کر کے زندہ رہے وہ یہ نہیں سوچتے کہ ان کا حملہ سب سے پہلے نبی کریم ﷺ کی صداقت پر ہے نہ کہ مرزا قادیانی پر تھا۔ کیونکہ یہ دلیل تو نبی کریم ﷺ کی صداقت کی خدا نے پیش کی ہے کس طرح ہو سکتا ہے کہ وہ اپنی طرف سے دیئے ہوئے معیار صدق کو اپنے فعل سے جھوٹا کرے۔ اب ہم منکرین صداقت مرزا قادیانی سے اس معیار سے

پوچھتے ہیں مرزا قادیانی نے دعویٰ نبوت کیا یا نہیں۔ دوسرا سوال یہ ہے کہ یہ دعویٰ نبوت کاذبہ تھا یا دعویٰ نبوت صادقہ۔ اگر صادقہ تھا تو ایمان لائے اور اگر کاذبہ تھا تو پھر کیا وجہ ہے کہ مرزا قادیانی اس قانون سے بچ رہے۔ الخ۔ (تشحیذ الاذہان بابت ماہ اکتوبر ۱۹۲۱ء ص ۱۶)

الجواب: اس آیت شریف میں صرف محمد رسول اللہ ﷺ کی صداقت بیان کی گئی ہے جس کا اقرار خود مضمون نویس کو ہے کیونکہ وہ خود تسلیم کرتا ہے کہ یہ دلیل جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی صداقت کے ثبوت میں خدا تعالیٰ نے پیش کی ہے۔ پس جو خاصہ رسول اللہ ﷺ ہے اس کو عام قانون کوئی صاحب علم نہیں بنا سکتا۔ میرے مہربان اکمل قادیانی خود تسلیم کر چکے ہیں کہ جو خاصہ رسول اللہ ﷺ ہو اس کو عام قانون یا قاعدہ کلیہ نہیں بنا سکتے۔ اصل عبارت اکمل قادیانی کی یہ ہے ”وما علمناه الشعر وما ینبغی له سے استدلال کیا جاتا ہے کہ نبی شاعر نہیں ہوتا حالانکہ یہ بالکل غلط ہے اس میں تو نبی کریم ﷺ کا ذکر ہے۔ معیار نبوت نہیں بعض لوگ معیار صداقت انبیاء خصوصیات نبی کریم ﷺ میں فرق نہیں کر سکتے کہتے ہیں کہ مرزا قادیانی شاعر تھے اس واسطے نبی نہیں ہو سکتے یا استاد سے پڑھے ہوئے تھے حالانکہ نبی کریم ﷺ امی تھے یہ کیسی حماقت کی بات ہے یہ تو خصوصیات محمدی ہے نہ کہ معیار صداقت۔ (مندرجہ رسالہ تشحیذ الاذہان ۵ اکتوبر ۱۹۲۱ء) برادران اسلام! مثل مشہور ہے جادو وہ جو سر پہ چڑھ کے بولے۔ صداقت وہ جو مخالف بھی قبول کرے۔ اس آیت لوتقول علینا بعض الا قاویل کے جواب میں ہزاروں دفعہ جواب دیئے گئے کہ یہ رسول اللہ ﷺ کی خصوصیت ہے نہ کہ معیار صداقت۔ مدعی نبوت۔ تو مرزائی صاحبان کوئی تسلی بخش جواب دیتے؟ مگر اب اکمل قادیانی نے خود اقرار کر لیا ہے کہ خصوصیات حضرت نبی کریم ﷺ کو معیار صداقت قرار دینا حماقت ہے۔ پس بقول اکمل قادیانی لو تقول علینا والی خصوصیت کو معیار صداقت قرار دے کر کوئی ذی ہوش احمق کا لقب نہیں پا سکتا۔ پس نتیجہ یہ نکلا کہ جو شخص اس آیت سے مرزا قادیانی کا سچا نبی ہونا تسلیم کرے۔ اس خصوصیت کو معیار نبوت قرار دے وہ احمق ہے۔ اب روزِ روشن کی طرح ثابت ہوا کہ یہ آیت لوتقول علینا والی ہرگز معیار صداقت مدعی نبوت نہیں اور نہ اس معیار سے مرزا قادیانی سچے نبی و رسول ہو سکتے ہیں اس پر زیادہ بحث فضول ہے اگر اکمل قادیانی نے کچھ لکھا تو جوابدیا جائے گا فی الحال تو ان کا اپنا ہی جواب ان کے لیے کافی ہے باقی رہا یہ سوال کہ مرزا قادیانی نے دعویٰ نبوت کیا اور فی الفور کیوں ہلاک نہ ہوئے اس کا جواب یہ ہے کہ قرآن شریف نے مفتری علی اللہ کی سزا یہ ہرگز نہیں فرمائی

کہ خدا تعالیٰ مفتری کو اسی دنیا میں فوراً بطور سزا ہلاک کر دیتا ہے بلکہ املی لھم ان کیدی متین میں فرمایا کہ ہم ڈھیل دیتے ہیں تا کہ حجت عذاب پوری ہو۔ ہم ذیل میں پانچ آیات درج کرتے ہیں جن میں مفتری و کذاب کی سزا کا ذکر ہے فوراً ہلاک کر دینا ہرگز کہیں نہیں فرمایا۔ یہ قرآن میں تحریف ہے جو کہا جاتا ہے کہ کاذب فوراً ہلاک کر دیا جاتا ہے۔

(۱) فمن اظلم ممن افتری علی اللّٰہ کذبا لیضل الناس بغیر علم ان اللّٰہ لایھدی القوم الظالمین (انعام ۴۴) ترجمہ: اس شخص سے ظالم اور کون ہو گا جو لوگوں کے گمراہ کرنے کے لیے بے سمجھے بوجھے خدا پر بہتان باندھے۔ بیشک خدا سرکش لوگوں کو ہدایت نہیں دیا کرتا۔

(۲) فمن اظلم من افتریٰ علی اللّٰہ کذبا او کذب بایۃ اولیک ینالھم نصیبھم من الکتاب حتی اذا جاء تھم رسلنا یتوفونھم قالو این ما کنتم تدعون من دون اللّٰہ قالو اضلوا عنا و شھد و اعلیٰ انفسھم انھم کانوا کفرین. (اعراف ۳۷) ترجمہ: اس سے بڑھ کر کون ظالم ہے جو خدا پر بہتان باندھے یا اس کی آیتوں کو جھٹلائے یہی لوگ ہیں جن کی تقدیر کے لکھے ہوئے میں سے ان کا حصہ تو ان کو پہنچے گا۔ یہاں تک کہ جب ہمارے فرشتے ان کی روحیں قبض کرنے کے لیے ان کے سامنے آ موجود ہوں گے پوچھیں گے کہ اب وہ کہاں ہیں جن کو تم خدا کے سوا حاجت روائی کے لیے پکارا کرتے تھے وہ کہیں گے وہ تو ہم سے غائب ہو گئے اور اپنے آپ گواہی دیں گے اور اقرار کریں گے کہ بیشک وہ کافر تھے اس پر خدا ان کو حکم دے گا اور کافر امتیں از قلم جن و انس جو تم سے پہلے گزرے ہیں ان میں مل کر دوزخ میں داخل ہو جاؤ۔

(۳) فمن اظلم ممن کذب علی اللّٰہ و کذب بالصدق اذا جاءہ الیس فی جنھم مثوی للکفرین. (الزمر ۳۲) ترجمہ: اس سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا جو خدا پر جھوٹ بولے اور نیز اس سے کہ سچی بات اس کو پہنچے اور وہ اس کو جھٹلائے۔ کیا کافروں کا ٹھکانا دوزخ نہیں۔

(۴) فمن اظلم ممن افتری علی اللّٰہ کذباً او قال اوحی الی ولم یوح الیہ شی ومن قال سانزل مثل ما انزل اللّٰہ ولو تری اذا الظلمون فی غمرات الموت والملائکۃ باسطوا ایدیھم اخرجو انفسھم الیوم تجزون عذاب الھون بما کنتم تقولون علی اللّٰہ غیر الحق و کنتم عن ایتہ تستکبرون. (انعام ۹۳)

''اس سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا جو اللہ پر جھوٹ بہتان باندھے یا دعوے کرے کہ میری طرف وحی آتی ہے حالانکہ اس کی طرف کوئی وحی نہ آتی ہو اور نیز اس سے بڑھ کر کون ظالم ہے جو دعوے کرے کہ قرآن جس کی نسبت تم کہتے ہو کہ اس کو اللہ نے اتارا ہے ایسا ہی میں اتارتا ہوں اس سے بہتر کاش تم ان ظالموں کو اس وقت دیکھو کہ موت کی بیہوشیوں میں پڑے ہیں اور فرشتے ان کی جان نکالنے کے لیے طرح طرح کی دست درازیاں کر رہے ہیں اور کہتے ہیں کہ اپنی جانیں نکالو اب تم کو ذلت کے عذاب کی سزا دی جائے گی۔ اس لیے کہ تم خدا پر ناحق جھوٹ بولتے اور اس کی آیتوں کو سن کر اکڑتے تھے۔'' (الانعام رکوع ۱۰)

(۵) ومن اظلم ممن افتری علی اللّٰہ کذبا اولیک یعرضون علی ربھم و یقول الاشھاد ھو لاء الذین کذبوا علی ربھم الا لعنت اللّٰہ علی الظالمین۔ (ھود ۱۸) ''اور جو خدا پر جھوٹ باندھے اس سے بڑھ کر کون ظالم ہے یہی لوگ قیامت کے دن اپنے پروردگار کے حضور میں پیش کیے جائیں گے اور گواہ گواہی دیں گے کہ یہی ہیں جنھوں نے اپنے پروردگار پر جھوٹ بولا تھا۔ ان ظالموں پر خدا کی مار ہے۔'' (ہود رکوع ۱)

ناظرین! قرآن مجید میں تو مفتری علی اللہ کے واسطے عذاب آخرت اور جان کندن کے وعدے ہیں۔ یہ نہیں لکھا کہ مفتری علی اللہ کو ۲۳ برس تک مہلت نہیں دی جاتی۔ معلوم نہیں کہ اکمل قادیانی نے کس طرح لکھدیا کہ ہو نہیں سکتا کہ مدعی نبوت و ماموریت ہو کر اتنی مدت زندہ رہے؟ ۲۳ برس کی حد بندی قرآن شریف میں اپنی طرف سے مرزا قادیانی اور مرزائی زیادہ کرتے ہیں جو کہ تحریف ہے جس کے باعث یہودی مغضوب ہوئے۔

پہلی آیت! میں سزا مفتری کی یہ بیان کی گئی ہے کہ خدا تعالیٰ سرکش لوگوں کو ہدایت نہیں دیا کرتا۔ اس سے ثابت ہے سرکش گمراہی میں ترقی کرتے جاتے ہیں فوراً ہلاک نہیں کیے جاتے۔

دوسری آیت! میں فرمایا کہ مفتری علی اللہ کو دنیا میں سزا نہیں دی جائے گی ہمارے فرشتے ان کو جان کندن کے وقت سزا دیں گے بلکہ لکھا ہے کہ دنیا میں جو ان کا تقدیر میں رزق نصیب لکھا ہوا ہے برابر ملتا رہے گا۔ جس سے ثابت ہوا کہ مفتری کو دنیاوی کامیابی ہوئی ہے اور عذاب آخرت ہوگا۔

تیسری آیت! میں مفتری علی اللہ کے واسطے ٹھکانا دوزخ فرمایا ہے۔

چوتھی آیت! میں بھی فرمایا کہ بیہوشیوں میں ہوں گے اور فرشتے جان نکالتے وقت ان کو عذاب دیں گے۔

پانچویں آیت! میں لکھا ہے کہ مفتری علی اللہ **یعرضون علی ربھم** یعنی اپنے پروردگار کے حضور میں پیش کیے جائیں گے اور ان ظالموں پر اللہ کی مار ہے۔ غرض یہ قرآن شریف میں ہرگز نہیں لکھا کہ مفتری علی اللہ جو کہ دعویٰ وحی کا کرے اور نبوت و رسالت کا مدعی ہو وہ فوراً ہلاک کیا جاتا ہے۔ یہ آیت **لوتقول علینا** والی تو سچے رسول حضرت محمد ﷺ کے واسطے خاص ہے کہ خدا تعالیٰ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی راستبازی پر نازو فخر کرتا ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ ایسا راستباز ہے کہ اگر ایک لفظ بھی ہماری طرف منسوب کر کے اپنی طرف سے کہے تو ہم اس کا داہنا ہاتھ پکڑ لیتے اور اس کی رگ جان کاٹ دیتے۔ یہ تو سچے رسول کے واسطے نہ کہ جو کاذب مدعی وحی ہو اس کے واسطے یہ معیار ہے۔ خاص امر کو عام ظاہر کر کے دھوکہ دینا دیانت سے بعید ہے۔ یہ کہاں لکھا ہے کہ جھوٹے نبی کے واسطے معیار ہے؟ جب خداوند تعالیٰ کے قول اور فعل میں اختلاف نہیں ہوسکتا تو پھر یہ کیونکر ممکن ہے کہ ایک طرف تو خدا تعالیٰ محمد رسول اللہ ﷺ کو خاتم النبیین فرمائے اور دوسری طرف معیار نبوت مقرر کرے کہ اگر کوئی شخص بعد محمد مصطفیٰ ﷺ کے مدعی نبوت کاذبہ ہو تو اس کو **لو تقول علینا** کی معیار سے پرکھو؟ اس واسطے خدا کے کلام میں اختلاف کا نہ ہونا شرط ہے یعنی جس کلام میں اختلاف ہو گا وہ خدا کی طرف سے ہرگز نہیں ہوسکتا۔ پس اگر **لوتقول علینا الخ** کو معیار مقرر کریں تو خاتم النبیین الخ کی آیت کے ساتھ تعارض ہو گا اور یہ محال ہے کہ خدا کی کلام میں تعارض ہو۔ قرآن مجید چونکہ انسانی بول چال کے مطابق نازل ہوا ہے اس واسطے خدا تعالیٰ نے حضرت رسول اللہ ﷺ کی صداقت و دیانت بیان کی ہے نہ کہ معیار نبوت عام ہے۔ جس طرح کوئی بادشاہ کہے کہ ہمارا وزیر دیانتدار ہے۔ اگر رشوت لے تو ہم اس کو قید کر دیں گے یا پھانسی دے دیں گے۔ اس سے وزیر کی دیانت و صداقت کا خاص اظہار ہے نہ کہ یہ معیار عام ہوسکتی ہے کہ جو رشوت لے گا وہ قید یا پھانسی ضرور دیا جائے گا اور اگر کوئی رشوت خور قید اور پھانسی نہ دیا جائے تو پھر وہ الزام رشوت ستانی سے پاک اور دیانت دار متصور ہو گا۔ پس ایسا ہی اگر مرزا قادیانی ہلاک نہیں ہوتے تو سچے نبی نہیں ہوسکتے۔ مثلاً کوئی شخص اگر کہے کہ اگر میرا بیٹا جھوٹ بولے تو میں اس کا سر توڑ دوں گا تو کیا قادیانی منطق کی رو

سے یہ معیار ہو گی کہ جو جھوٹ بولے اس کا سر توڑا جاتا ہے اور اگر جھوٹے کا سر نہ توڑا جائے تو وہ سچا سمجھا جائے؟ پس قرآن کریم سے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کا سچا نبی ہونا ثابت ہے نہ کہ جھوٹے نبیوں کے واسطے معیار صداقت ہے محمد ﷺ کے بعد نہ کبھی کوئی مدعی سچا ہوا اور نہ ہوسکتا ہے۔ جب قرآن شریف سے ثابت ہے کہ مفتری کو اس دنیا میں سزا نہیں ملتی بلکہ آخرت کا عذاب اس کے واسطے موعود ہے تو پھر مرزا قادیانی کا ہلاک نہ ہونا ان کی صداقت کی دلیل نہیں پہلے مدعیان نبوت کو بھی بعد دعویٰ زیادہ عمر ملتی رہی ہے اور ہلاک نہیں ہوئے۔

(۱)...... صالح بن طریف دعوی وحی و نبوت کے ساتھ ۲ برس تک زندہ رہا اور اپنی موت سے مرا۔ (دیکھو تاریخ ابن خلدون ج ۶ ص ۲۰۸۔۲۰۹)

(۲)......عبیداللہ مہدی۔ اس شخص نے دعویٰ کیا اور اپنی موت سے مرا؟ کامیاب بھی ایسا ہوا کہ مقامات طرابلس فتح کر کے مصر کو بھی فتح کر لیا۔ یہ شخص ۲۴ سال ایک ماہ ۲۰ یوم دعویٰ کے ساتھ زندہ رہا۔ (تاریخ کامل ج ۷ ص ۹۹ ذکر وفات المہدی افریقہ)

(۳)......حاکم بامر اللہ۔ اس نے مصر میں دعویٰ نبوت کیا۔ یہ شخص ۲۵ برس زندہ رہا۔

(تاریخ کامل ابن اثیر ج ۸ ص ۱۲۹)

خدا کا فعل اس کے قول کے برخلاف نہیں ہوتا۔ پس یہ غلط ہے کہ جھوٹے مدعی کو **لو تقول علینا** کی معیار سے پرکھو۔

مرزا قادیانی اور مرزائیوں کے من گھڑت معیار کی تردید کے واسطے یہ چند نظائر لکھے ہیں تاکہ معلوم ہو کہ یہ بالکل غلط ہے کہ مرزا قادیانی چونکہ ہلاک نہیں ہوئے اور ان کو ۲۳ سال تک نجات ملی سچے تھے۔ دوم مرزا قادیانی نے کون سا جنگ کیا اور بچ رہے اور قتل نہ ہوئے اگر کوئی نہیں تو پھر وہ اگر عورتوں کی طرح اپنی موت سے مرے تو فضیلت کیا۔

گرتے ہیں شاہ سواری میدان جنگ میں
وہ طفل کیا گرے گا جو گھٹنوں کے بل چلے

اکمل قادیانی کا دوسرا سوال یہ ہے کہ یہ دعویٰ نبوت کاذبہ تھا یا صادقہ کا؟ اس کا جواب یہ ہے کہ مرزا قادیانی کا دعویٰ نبوت کاذبہ تھا بہ دلائل ذیل:۔

دلیل اوّل: چونکہ مرزا قادیانی کا دعویٰ نبوت بعد حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے ہے اور آپ ﷺ کے بعد کوئی سچا نبی نہ ہوگا۔ اس واسطے مرزا قادیانی نبوت کاذبہ کے مدعی

ثابت ہیں دیکھو سیکون فی امتی ثلثون کذابون کلھم یزعم انه نبی وانا خاتم النبیین لا نبی بعدی. (الترمذی ج ۲ ص ۴۵ باب لاتقوم الساعۃ حتی یخرج کذابون) یعنی امت میں سے جھوٹے تیس نبی ہوں گے سچا کوئی نہ ہو گا۔ خاتم النبیین کے معنی رسول اللہ ﷺ نے خود فرما دیئے۔

دوسری دلیل: قرآن شریف فرماتا ہے هل انبئکم علی من تنزل الشیطین تنزل علی کل افاک اثیم یلقون السمع واکثرھم کذبون. (والشعراء ۲۲۱ تا ۲۲۳) یعنی میں تجھے بتاؤں کہ کس پر شیطان اترا کرتے ہیں جھوٹے پر القاء کرتے ہیں اور ان میں سے اکثر باتیں جھوٹی ہوتی ہیں۔

خدا تعالیٰ نے خود جھوٹے نبی کی علامت بتا دی ہے کہ اس کو جھوٹی باتیں القاء ہوتی ہیں۔ جب ہم مرزا قادیانی کے الہامات دیکھتے ہیں تو محض جھوٹے ثابت ہوتے ہیں اس واسطے کاذبہ نبوت کے مدعی ثابت ہوئے۔

اوّل الہام: زوجنا کھا لا مبدل کلماتی. ترجمہ مرزا قادیانی ہم نے خود اس سے تیرا نکاح باندھ دیا ہے میری باتوں کو کوئی بدلا نہیں سکتا۔ (تذکرہ ص ۱۶۱)

مرزا قادیانی نے لکھا ’’خدا تعالیٰ کی طرف سے یہی مقدر اور قرار پا چکا ہے کہ وہ لڑکی اس عاجز کے نکاح میں آئے گی۔‘‘ (مجموعہ اشتہارات ج ۱ ص ۲۱۹) چونکہ لڑکی ان کے نکاح میں نہ آئی۔ اس لیے ثابت ہوا کہ الہام خدا کی طرف سے نہ تھا۔ اگر خدا نکاح باندھ دیتا تو کس کی طاقت تھی کہ نکاح روک سکتا؟ اصل یہ ہے کہ الہام ہی ربانی نہ تھا۔

دوم الہام: ’’ہم مکہ میں مریں گے یا مدینہ میں۔‘‘ (تذکرہ ص ۵۹۱)

کوئی مرزائی ثابت کر سکتا ہے کہ یہ الہام خدا کی طرف سے تھا۔ ہرگز نہیں کیونکہ اگر خدا کی طرف سے یہ الہام ہوتا تو مرزا قادیانی مکہ میں فوت ہوتے یا مدینہ منورہ میں۔ مگر ظاہر ہے کہ مرزا قادیانی لاہور میں فوت ہوئے اور قادیان میں مدفون ہوئے۔ جس سے ثابت ہوا کہ یہ خدائی الہام کی شرط جو خدا تعالیٰ نے قرآن میں فرمائی ہے مرزا قادیانی کے الہاموں میں نہیں پائی جاتی یعنی الہام ربانی ضرور پورا ہوتا ہے اور جو الہام پورا نہ ہو وہ شیطانی ہے تاویلیں کرنا جھوٹوں کا کام ہے۔

الہام سوم: ’’میں تجھے اسی برس یا چند سال زیادہ یا اس سے کچھ کم عمر دوں گا۔‘‘ (تریاق القلوب ص ۱۳ خزائن ج ۱۵ ص ۱۵۲ حاشیہ)

اس الہام میں خدا تعالیٰ نے مرزا قادیانی کو خبر دی ہے کہ میں تجھے اسی برس کی

عمر دوں گا۔ اگر اسی برس پورے نہ ہوں تو چند سال زیادہ ہوں گے یا چند سال کم ہوں گے۔ اس حساب سے مرزا قادیانی کی عمر اسی برس پورے کی ہوتی یا ۸۳ برس کی ہوتی اگر ۸۰ سے زیادہ ہوتی ورنہ ۷۷ برس کی ہوتی۔ اگر اسی برس سے چند سال کم ہوتی کیونکہ چند کے معنی ایک سے زیادہ اور تین سے کم کے ہیں اور بس۔ مگر مشاہدہ ہے کہ مرزا قادیانی کی عمر صرف ۶۸ برس کی ہوئی کیونکہ وہ ۱۸۴۰ء میں پیدا ہوئے اور ۱۹۰۸ء میں فوت ہوئے جس سے ثابت ہوا کہ وہ ۶۸ سال جئے اور یہی ان کی صحیح عمر ہو سکتی ہے۔ اگر یہ الہام خدا کی طرف سے ہوتا تو اوّل تو یقینی ایک بات ہوتی کیونکہ وہ علام الغیوب ہے اس سے کوئی بات چھپی ہوئی نہیں ہے کہ اٹکل لگائے کہ اے مرزا تیری عمر اسی برس کی ہوگی یا کم یا زیادہ۔ جس خدا نے مرزا قادیانی کی عمر خود لکھی ہوئی تھی تو اس کو علم تھا کہ درست عمر مرزا قادیانی کی کتنی ہے۔'' ایسے ایسے الہاموں سے ثابت ہے کہ مرزا قادیانی کو سچے خدا کی طرف سے الہام نہ ہوتے تھے اور یہی علامت ہے سچے اور جھوٹے ملہم کی۔ پس جس کے الہام پورے نہ ہوں یقیناً خدا کی طرف سے نہیں اور اس کا دعویٰ نبوت و رسالت جھوٹا ہے۔

تورات میں بھی جھوٹے نبی کی علامت یہی لکھی ہے دیکھو استثنا باب ۱۸ آیت ۲۱،۲۰ ''اگر تو اپنے دل میں کہے کہ میں کیونکر جانوں کہ یہ بات خداوند کی کہی ہوئی نہیں ہے تو جان رکھ کہ جب نبی خداوند کے نام سے کچھ کہے اور وہ جو اس نے کہا ہے واقع نہ ہو یا پورا نہ ہو تو وہ بات خداوند نے نہیں کہی بلکہ اس نبی نے گستاخی سے کہی ہے تو اس سے مت ڈر۔''

اس تورات کی عبارت سے بھی ظاہر ہے کہ اگر کسی نبی نے پیشینگوئی کی ہو اور وہ پوری نہ ہو تو وہ جھوٹا نبی ہے اور ایسا ہی قرآن شریف کی آیت سے ثابت ہے کہ شیطانی الہام کی یہ علامت ہے کہ جھوٹے نبی پر شیطان جھوٹی باتیں القاء کرتا ہے پس جب مرزا قادیانی پر جھوٹی باتیں القاء ہوتی ہیں تو پھر اظہر من الشّمس ہے کہ مرزا قادیانی کا دعویٰ نبوت کاذبہ کا تھا کیونکہ دروازہ نبوت صادقہ کا بعد حضرت خاتم النبیین ﷺ کے مسدود ہے اور یہ ناممکن ہے کہ امت محمدی میں سے کوئی شخص نبوت کا مدعی ہو اور سچا سمجھا جائے۔ بہرحال مرزا قادیانی حضرت خاتم النبیین ﷺ کے بعد دعویٰ نبوت میں جھوٹے ہیں کیونکہ دین کامل ہے اور نبی کے آنے کی ضرورت نہیں۔ امتی نبی کا اگر دعویٰ نبوت سچا ہونا ممکن ہو سکتا ہے تو پھر جس قدر مدعیان نبوت بعد حضرت خاتم النبیین ﷺ کے ہوئے

ہیں سب کے سب سچے ثابت ہوں گے کیونکہ انھوں نے بھی امت محمدی ہو کر نبوت و رسالت کے دعوے کیے۔ یہ انصاف کے برخلاف ہے دوسرے مدعیان نبوت تو بعد حضرت خاتم النبیین ﷺ کے جھوٹے ہوں اور مرزا قادیانی سچے ہوں جبکہ مرزا قادیانی کے اقوال و افعال بھی انھیں کذابوں کی طرح خلاف قرآن شریف و شریعت محمدی ہوں۔ اگر مرزا قادیانی سچے ہیں تو تمام کذابوں مسیلمہ سے مرزا قادیانی تک سب سچے ہیں اور اگر جھوٹے ہیں تو دونوں اور اگر سچے ہیں تو دونوں۔ پس مرزا قادیانی نبوت کاذبہ کے مدعی تھے اور دوسرے کذابوں مدعیان نبوت کی طرح کافر تھے اور دین اسلام سے خارج تھے۔

اخیر میں اکمل قادیانی نے ایک ابلہ فریبی سے کام لیا ہے کہ جو شخص جھوٹے مدعیان نبوت کی مثالیں پیش کرتے ہیں کہ ان کو بعد دعویٰ ۲۳ برس سے زیادہ مہلت ملی اور قتل نہیں ہوئے اپنی موت سے مرے۔ ان کا حملہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ پر ہے۔ جس کا جواب یہ ہے کہ جب ۲۳ برس کی تحدی کسی لفظ آیت لوتقول علینا الخ سے ثابت نہیں اور صرف تحریف لفظی کر کے مرزا قادیانی نے اپنے پاس سے میعاد ۲۳ برس مقرر کر کے معیار بنا لی ہے جو کہ بقول ان کے یہودیت ہے تو پھر تاریخ اسلام اور خدا تعالیٰ کے فعل کو پیش کرنا۔ جس نے کذابوں مدعیان نبوت کاذبہ کو مرزا قادیانی سے زیادہ نصرتیں مہلتیں اور عمریں دیں اور وہ قتل بھی نہ ہوئے اور اپنی موت سے مرے۔ حالانکہ جنگ کرتے رہے اور دوسری طرف خدا کا فعل خدا کی کلام کے برخلاف بھی نہیں ہونا چاہیے تو ثابت ہوا کہ یہ حملہ حضرت نبی کریم ﷺ کی ذات پر ہرگز نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کا فعل پیش کر کے مرزا قادیانی کی من گھڑت معیار کی تردید ہے جو کہ قرآن شریف میں تحریف کر کے ۲۳ برس کی میعاد مقرر کر لی ہے حالانکہ اس میعاد پر ذیل کے اعتراضات وارد ہوتے ہیں۔

(اوّل)...... اگر قتل کیا جانا جھوٹے نبی ہونے کی معیار ہے تو پھر کئی ایک نبی جو بنی اسرائیل کے ہاتھوں قتل ہوئے نعوذ باللہ کاذب ثابت ہوں گے جیسا کہ حضرت زکریاؑ و حضرت یحییٰؑ قتل کیے گئے۔ حضرت یحییٰؑ کا قتل ہونا مرزا قادیانی نے بھی تسلیم کیا ہے۔ اصل عبارت مرزا قادیانی یہ ہے ''حضرت یحییٰؑ نے یہودیوں کے فقیہوں اور بزرگوں کو سانپوں کے بچے کہہ کر ان کی شرارتوں اور کارسازیوں سے اپنا سر کٹوایا۔'' (ازالہ اوہام ص ۱۶ خزائن ج ۳ ص ۱۱۰) کیا حضرت یحییٰؑ سچے نبی نہ تھے؟

(دوم)...... حضرت محمد رسول اللہ ﷺ بھی ۲۳ برس تک سچے نبی نہ تھے اور حضور ﷺ کو

صحابہ کرامؓ اور اولین مومنین نے سچا نبی مانا۔ نعوذ باللہ غلطی پر تھے کیونکہ اب تک ۲۳ برس کی معیار نبوت پر پرکھے نہ گئے تھے ممکن تھا کہ ۲۳ برس سے پہلے فوت ہو جاتے۔

(سوم)...... حدیث النبی نبی ولو کان فی بطن امہ یعنی نبی گو اپنی ماں کے پیٹ میں ہی کیوں نہ ہو نبی ہوتا ہے کی تکذیب لازم آتی ہے کیونکہ ۲۳ برس کی میعاد و مرزا قادیانی اور مرزائیوں نے جو مقرر کی ہے پوری ہونے پر سچا نبی ہو سکتا ہے۔

(چہارم)...... خدا تعالیٰ جان بوجھ کر اپنی مخلوق کو گمراہ کرتا ہے کیونکہ ۲۰:۲۲ برس تک جو کسی کاذب کو زندہ رکھے اور وہ بذریعہ اپنی جھوٹی وحی کے خلق خدا کو گمراہ کرتا رہے اور اس کے ماننے والے ۲۰ برس تک تذبذب اور شک میں رہیں ۲۳ برس کے بعد اس کی نبوت تصدیق کریں۔

(پنجم)...... اگر یہ میعاد ۲۳ برس کی تسلیم کی جائے تو مرزا قادیانی پھر بھی جھوٹے نبی ثابت ہوں گے کیونکہ دعویٰ نبوت کے بعد ۲۳ برس تک زندہ نہیں رہے بلکہ جس سال کھلے لفظوں میں دعویٰ نبوت کیا۔ اسی سال فوت ہو گئے۔ اصل عبارت مرزا قادیانی ''ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم نبی و رسول ہیں۔ (ملفوظات ج ۱۰ص ۱۲۷) مرزا قادیانی کی کسی تحریر میں ایسا صاف دعویٰ نہ تھا اگر ایک جگہ لکھتے کہ میں نبی ہوں تو دس جگہ لکھ جاتے ہیں'' کہ میرا دعویٰ نبوت و رسالت نہیں بلکہ بعد خاتم النبیین کے مدعی نبوت کو کافر اور کاذب سمجھتا ہوں۔'' (مجموعہ اشتہارات ج ۱ص ۲۳۰) تب تک عذاب الٰہی سے بچے رہے اور ان کی شاہ رگ نہ کاٹی گئی۔ مگر جب مارچ ۱۹۰۸ء میں دعویٰ نبوت و رسالت صاف لفظوں میں کیا تو اپنی معیار لو تقول علینا والی مقرر کردہ سے دو ہی ماہ کے اندر ہلاک ہوئے۔ اب تو روز روشن کی طرح ثابت ہوا کہ مرزا قادیانی کو بعد دعویٰ صرف ایک مہینہ کئی دن اوپر مہلت ملی اور خدا تعالیٰ نے ان کی رگ جان کاٹ ڈالی۔ اگر لو تقول علینا والی آیت عام ہے اور خاصہ رسول اللہ ﷺ نہیں تو تب مرزا قادیانی کاذب ثابت ہوئے کیونکہ بعد دعویٰ نبوت ان کو ۲۳ برس عمر نہ ملی۔ اکمل قادیانی جواب دیں کہ بعد دعویٰ نبوت اگر ۲۳ برس کی میعاد ہے تو پھر مرزا قادیانی کیوں ایک ہی سنہ میں فوت ہوئے۔ مرزا قادیانی کا مدعی نبوت ہونا مارچ ۱۹۰۸ء میں اور تشحیذ الاذہان ماہ ستمبر ۱۹۰۸ء کے صفحہ ۸ سطر ۲۰ میں اکمل قادیانی نے اخبار بدر سے خود نقل کیا ہے اکمل قادیانی جواب دیں کہ مرزا قادیانی اب بھی سچے نبی ہو سکتے ہیں؟

پیر بخش سیکرٹری انجمن تائید الاسلام لاہور

۲۴

شیخ هدیٰ مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ

۱۴۲۱ھ

یوسفِ ثانی زِ بهرِ ما که بود
ماه کنعانی زِ بهرِ ما که بود

سیف قاطع بهر هر زندیق بود
یوسفِ ما پیرِ و صدیق بود

فاضلِ خیر المدارس فاضل است
بهترین از فاضلان و عاقل است

افضل و خیر الافاضل گشته
امثل و خیر الاماثل گشته

آں شهیدِ نام و ناموسِ نبی
نور نور از نور فانوسِ نبی

فطرتش احقاق حق ورزیده است
همچنیں ابطال باطل دیده است

بطش او بر ملحداں بطشِ شدید
ایں چنیں بطش قوی را کس نه دید

داد ما را او چها تحریرها
پُر ضیا زانها همه تقریرها

"اختلاف" و هم "صراطِ مستقیم"
همچنیں "حلِ مسائل" بس فخیم

گفته او خوب و خود ساده عجیب
بیں! چها مضمونها داده عجیب

داد امت را چناں باده زِ جام
کز سرورش مست گشته خاص و عام

هر کسے چوں من حزیں، پژمرده،
دل گرفته، غمزده، افسرده

تو چه دانی؟ درد ما دردِ نهاں
دردِ ما چنداں که نے ما را بیاں

وائے گم گشته متاعِ ما گراں
پس چساں یابیم او را در جهاں

یوسفے کو چوں بدنیا رو نمود
سیزده صد [۱۳۰۰] سال و هم پنجاه [۵۰] بود

پنج شنبه، چهارده صد [۱۴۰۰]، بست [۲۱] و یک
سیزده [۱۳] از صفر بُد بے ریب و شک

شد شهید از تیغ ملحد رُو سیاه،
رُو سیاه و رُو سیاه و او سیاه

مقطعِ اشعار بشنو! زیں ندیم
بهر اهلِ ذوق می باشد عظیم

بر سرِ آں ملحدے، گو بعد ازیں،
"شد شهیدے رشکِ فردوس بریں"

۱۴۲۱ھ

مطبوعات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

رد قادیانیت

قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ
پروفیسر محمد الیاس برنی ؒ
قیمت :-/150

مقدمہ قادیانی مذہب
پروفیسر محمد الیاس برنی ؒ
قیمت :-/75

خاتم النبیین
حضرت مولانا سید انور شاہ کشمیری ؒ
ترجمہ : مولانا محمد یوسف لدھیانوی ؒ
قیمت :-/70

تحفہ قادیانیت
جلد اول
مولانا محمد یوسف لدھیانوی ؒ
قیمت :-/150

تحفہ قادیانیت
جلد دوم
مولانا محمد یوسف لدھیانوی ؒ
قیمت :-/150

تحفہ قادیانیت
جلد سوم
مولانا محمد یوسف لدھیانوی ؒ
قیمت :-/150

تحفہ قادیانیت
جلد چہارم
مولانا محمد یوسف لدھیانوی ؒ
قیمت :-/150

تحفہ قادیانیت
جلد پنجم
مولانا محمد یوسف لدھیانوی ؒ
قیمت :-/150

احتساب قادیانیت
جلد اول
مولانا لال حسین اختر ؒ
قیمت :-/100

احتساب قادیانیت
جلد دوم
مولانا محمد ادریس کاندھلوی ؒ
قیمت :-/125

احتساب قادیانیت
جلد سوم
مولانا حبیب اللہ امرتسری ؒ
قیمت :-/125

احتساب قادیانیت
جلد چہارم
حضرت کشمیری ؒ 'حضرت تھانوی ؒ
حضرت حقانی ؒ 'حضرت میرٹھی ؒ
قیمت :-/125

احتساب قادیانیت
جلد پنجم
مولانا سید محمد علی مونگیری ؒ
قیمت :-/125

احتساب قادیانیت
جلد ششم
قاضی سلیمان منصور پوری ؒ
پروفیسر یوسف سلیم چشتی ؒ
قیمت :-/125

احتساب قادیانیت
جلد ہفتم
مولانا سید محمد علی مونگیری ؒ
قیمت :-/125

احتساب قادیانیت
جلد ہشتم
مولانا ثناء اللہ امرتسری ؒ
قیمت :-/125

احتساب قادیانیت
جلد نہم
مولانا ثناء اللہ امرتسری ؒ
قیمت :-/125

احتساب قادیانیت
جلد دہم
مولانا مرتضیٰ حسن چاندپوری ؒ
قیمت :-/125

قومی تاریخی دستاویز
مولانا اللہ وسایا
قیمت :-/100

آئینہ قادیانیت
مولانا اللہ وسایا
قیمت : -/50

قادیانی شبہات کے جوابات
مولانا اللہ وسایا
قیمت : -/50

رئیس قادیان
مولانا محمد رفیق دلاوری ؒ
قیمت :-/100

سوانح مولانا تاج محمود ؒ
صاحبزادہ طارق محمود
قیمت :-/80

رفع نزول عیسیٰ علیہ السلام
مولانا عبداللطیف مسعود
قیمت :-/100

نوٹ : تحفہ مکمل سیٹ رعایتی قیمت -/600 'احتساب قادیانیت مکمل سیٹ رعایتی قیمت -/1000

رابطہ : دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان فون : 514122 583486

نوٹ : ڈاک خرچ کتب منگوانے والے حضرات کے ذمہ ہوگا۔

ماہنامہ لولاک

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دفتر ملتان سے شائع ہونے والا ﴿**ماہنامہ لولاک**﴾ جو قادیانیت کے خلاف گرانقدر جدید معلومات پر مکمل دستاویزی ثبوت ہر ماہ مہیا کرتا ہے۔ صفحات 64' کمپوٹر کتابت' عمدہ کاغذ وطباعت اور رنگین ٹائیٹل 'ان تمام تر خوبیوں کے باوجود زر سالانہ فقط یک صدروپیہ 'منی آرڈر بھیج کر گھر بیٹھے مطالعہ فرمایئے۔

رابطہ کے لئے:

دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

ہفت روزہ ختم نبوت کراچی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان ﴿**ہفت روزہ ختم نبوت**﴾ کراچی گذشتہ بیس سالوں سے تسلسل کے ساتھ شائع ہورہا ہے۔ اندرون وبیرون ملک تمام دینی رسائل میں ایک امتیازی شان کا حامل جریدہ ہے۔ جو مولانا مفتی محمد جمیل خان صاحب مدظلہ کی زیر نگرانی شائع ہوتا ہے۔

زر سالانہ صرف =/350 روپے

رابطہ کے لئے:

دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت جامع مسجد باب الرحمت

پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی نمبر 3